سوال

(311)قبروں کوسجدہ گاہ بنانا حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں (جس سے اچھے ہوکر نہیں اٹھے) یوں فرمایا: اللہ یہودونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کوسجدہ گاہ بنالیا۔ (1)(صحیح البخاری: 1/601)کتاب الجنائز)

اب آپ سے مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ یہودیوں نے تواپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا مگر نصاریٰ نے کیسے اپن نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیا؟کیونکہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کوکہتے ہیں۔ایک قادیانی نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے اوراس سلسلہ میں میں بہت پریشان ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نصوص صریحہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام توزندہ آسمان پرہیں۔قرب قیامت میں ان کانزول ہوگا۔(2) توپھر دنیا میں ان کی قبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔لہذا مرزاقادیانی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے۔حدیث ہذا میں جوکچھ بیان ہوا مجمل ہے۔صحیح مسلم میں جندب کے طریق میں مفصل ہے:

«کانوایتخذون قبورانبیائہم وصالحیہم مساجد» (3)

یعنی"یہودونصاریٰ نے اپنے انبیاء علیہ السلام اوراپنے نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔"

مقصودیہ ہے کہ یہودنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کوسجدہ گاہ بنالیا۔جب کہ نصاریٰ نے نیک لوگوں کی پوجاپاٹ کی۔دلیل اس امرکی یہ ہے کہ دیگر روایات میں تذکرہ جب نصاریٰ کا ہواتووہاں صرف نیکوکارکی تصریح ہے۔انبیاء علیہ السلام کا ذکر نہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرزمین حبشہ لے ایک کنیسہ کا ذکرکیا ہے۔وہ دیکھ کرآئی تھی۔اسے ماریہ کہا جاتا ہے۔انہوں نے ان تصویروں کا ذکرکیا جنھیں وہ دیکھ کرآئی تھیں توسن کررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’أولئک قوم اذامات فیہم العبد الصالح اوالرجل الصالح بنواعلی قبرہ مسجدا وصوروافیہ تلک الصوراولئک شرارالخلق عنداللہ» (4) (بخاري باب الصلاة في البيعة)

یعنی"یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تواس کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیتے۔اوراس میں یہ تصویریں بناتے۔اللہ کے ہاں یہ مخلوق میں بدترین ہیں۔"

اور جب انفرادی طور پر یہود کا تذکرہ ہوا تو فرمایا:

«قاتل الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد» (5)

یعنی ''اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے انھوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

یہاں صرف انبیاء علیہ السلام کا ذکر ہے نیکو کاروں کا نہیں۔

یہ بھی احتمال ہے کہ یہود کے ساتھ نصاریٰ کا ذکر اس بناء پر ہو کہ نصاریٰ تو انبیاء یہود کو برحق تسلیم کرتے تھے جبکہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کرنے کےلئے تیار نہیں تھے۔ گویا انبیاء علیہ السلام یہود دونوں گروہوں کے نزدیک مکرم ٹھرے۔ اسی بناء پر دونوں ان کی عبادت میں شریک ہوگئے اور یہ بھی ممکن ہے یہاں حواری اور حضرت مریم علیہ السلام کو غیر مرسل قرار دیا گیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ انبیاء س مراد بذات خود انبیاء علیہ السلام اور ان کے کبار متبعین ہی ہوں۔ (فتح الباری 1/533)

1۔ صحیح مسلم کتاب المساجد رقم (530)

2۔ صحیح البخاری کتاب المظالم باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر (2476) (3448) مسلم (2937)

3۔ صحیح مسلم کتاب المساجد باب النھی عن بناء المسجد علی القبور (532)

4۔ صحیح البخاری کتاب الصلاۃ مسلم (٥٢٨)

5۔ صحیح مسلم کتاب المساجد رقم (530)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص600

محدث فتویٰ